Regd. No. L. 5252

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ انے

یوم:۔ یکشنبہ ★ ۱۵؍ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۸؍ ہجرت ۱۳۳۴ھش ★ ۸؍ مئی سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۱۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور ایدہ اللہ کی خیریت اور صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۷؍ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ۵ مئی کو دمشق سے جو تار ارسال کی جو یہاں ۶؍ مئی کو موصول ہوئی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

دمشق ۵؍ مئی بوقت پونے گیارہ بجے شب

"حضرت صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی خیریت اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

منچوریا میں پورٹ آرتھر سے روسی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی

اس ماہ کے آخر تک تمام فوجیں روس واپس چلی جائیں گی

پیکنگ ۷؍ مئی۔ روسی فوجوں نے منچوریا کی بندرگاہ پورٹ آرتھر کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ سال ماہ اکتوبر میں روس اور کمیونسٹ چین کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا تھا۔ جس کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ روسی فوجیں مئی سنہ ۱۹۵۵ء کے اواخر تک منچوریا سے واپس چلی جائیں گی۔ چنانچہ اس ماہ کے اوائل سے انخلاء کا کام شروع ہو گیا ہے اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ ۳۱ مئی تک تمام روسی فوجیں روس واپس چلی جائیں گی

عبد الستار خاں نیازی کو اسمبلی کی رکنیت کا نااہل قرار دیا گیا

لاہور ۷؍ مئی۔ حکومت پنجاب نے عبد الستار خاں نیازی کو پانچ سال کے لئے صوبائی اسمبلی کا رکن بننے اور ووٹ دینے کے حق کا نااہل قرار دیدیا ہے۔ اس حکم کا اطلاق اس تاریخ سے ہو گا۔ جس تاریخ کو انہیں مارشل لاء کے تحت سزا دی گئی تھی۔

کومنتانگ نے علاقائی سمندر میں سرنگیں بچھا دیں

تائپے ۷؍ مئی۔ کومنتانگ حکومت نے کل سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ نیشنلسٹ چین نے کمیونسٹوں کی طرف سے حملے کے شدید خطرے کے پیش نظر اپنے علاقائی سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔

دار السلام پارٹی کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا

جکارتا ۷؍ مئی۔ انڈونیشیا کی ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ انڈونیشیا کی حفاظتی فوج نے بنڈونگ کانفرنس کے موقع پر گڑبڑ پھیلانے کے ایک وسیع منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ حکام کو پتہ چلا تھا کہ دار السلام پارٹی کے بعض گروپوں نے جو انڈونیشیا میں "اسلامی حکومت" کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ منصوبہ بنایا ہے کہ جس روز بنڈونگ کانفرنس شروع ہو اس دن اچانک کانفرنس ہال پر مسلح حملہ کر کے کانفرنس کو ناکام بنا دیا جائے۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل اور اس کے دوران حفاظتی فوج کے اقدامات کی وجہ سے دار السلام پارٹی تشدد کے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

ایٹمی حملے کے دوران شہری آبادی کو آسانی سے بچایا جا سکتا ہے

ایٹمی دھماکہ کے حالیہ تجربہ کے بعد امریکی ماہرین کا اظہار خیال

واشنگٹن ۷؍ مئی۔ تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایٹمی حملے کے دوران شہری آبادی کو آسانی سے بچایا جا سکتا ہے۔ امریکی ماہرین پر اس امر کا انکشاف ایٹمی دھماکہ کے ایک حالیہ تجربہ کے بعد ہوا ہے۔ یہ تجربہ صحرائے نوادا میں گذشتہ جمعرات کو کیا گیا تھا۔ اس تجربہ سے قبل اس آہنی مینار سے قریباً ایک میل کے فاصلے پر جس پر سے ایٹم بم گرایا جانا تھا۔ چند مکان تعمیر کئے گئے تھے تاکہ اس امر کا اندازہ ہو سکے کہ ایٹمی دھماکے کا بستیوں پر کیا اثر ہو گا۔ تجربہ کے بعد ان مکانات میں سے سیمنٹ کے دو مکان بالکل صحیح حالت میں پائے گئے۔ جو خاص طرز پر بنائے گئے تھے۔ البتہ لکڑی اور عام اینٹوں وغیرہ کے دو مکان بالکل تباہ ہو گئے۔ ان مکانوں میں اگر کوئی متنفس ہوتا تو وہ زندہ نہ بچ سکتا۔ تجربہ کے بعد ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ سیمنٹ سے بنے ہوئے خاص طرز کے مکانات اور زیر زمین پناہ گاہیں ایٹمی دھماکے سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ اس بستی کے ارد گرد خاص قسم کی جو سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں۔ وہ بیشک خستہ حالت میں پائی گئیں۔ لیکن ان کی حالت توقع سے بہت کم خراب تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی طوفان کے نتیجے میں یہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں۔ شہری دفاع کے امریکی محکمے کے افسر اعلیٰ کا بیان ہے کہ جمعرات کو جس مقام پر تجربہ ہوا ہے اس سے دو دو تین تین میل کے فاصلے پر بسنے والے لوگ زندہ نہیں رہ سکتے تھے اس تجربہ کے دوران جو تصویریں لی گئی ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے گا۔ اور پھر شہری آبادی کو بچانے کے بارے میں مزید نتائج اخذ کئے جا سکیں گے (ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر)

دس ہزار ڈالر سالانہ کی پنشن لینے سے انکار

واشنگٹن ۷؍ مئی۔ امریکہ کے سابق صدر کی اہلیہ مسز روز ویلٹ نے دس ہزار ڈالر سالانہ کی پنشن لینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس کافی روپیہ ہے اسلئے میں سرکاری خزانے سے اپنے خرچ کے لئے کوئی رقم لینا نہیں چاہتی۔

آئزن ہاور سے مغربی جرمنی کے پہلے سفیر کی ملاقات

واشنگٹن ۷؍ مئی۔ صدر آئزن ہاور سے کل مغربی جرمنی کے پہلے سفیر نے ملاقات کی اور ان کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے ۵ مئی سے مغربی جرمنی کو آزاد و خود مختار ممالک کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اسے دوسرے ممالک میں اپنے سفیر مقرر کرنے کا اختیار مل گیا ہے۔ چنانچہ اسی اختیار کے تحت ہی واشنگٹن میں مغربی جرمنی کے پہلے سفیر کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

مغربی جرمنی ادارہ شمالی اوقیانوس میں شامل ہو گیا

برن ۷؍ مئی۔ مغربی جرمنی کو کل باقاعدہ ممبر کے طور پر ادارہ شمالی اوقیانوس میں شامل کر لیا گیا۔ مغربی جرمنی ادارہ مذکور کا پندرھواں رکن ہے۔

ہندوستان کا پارلیمانی وفد روس روانہ ہو گیا

نئی دہلی ۷؍ مئی۔ ہندوستان کا ایک پارلیمانی وفد کل روس کے دورے پر روانہ ہو گیا۔ یہ وفد جو ۱۲ ممبروں پر مشتمل ہے۔ روس کے علاوہ یوگوسلاویہ بھی جائے گا۔

آسٹریا غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کرے گا

ویانا ۷؍ مئی۔ آسٹریا کے وزیر خارجہ مسٹر لیوپولڈ فگل نے کہا ہے کہ آسٹریا آزادی حاصل کرنے کے بعد غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل کرے گا۔ اور اپنے علاقے میں کسی دوسرے ملک کو فوجی اڈے قائم کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

—— جکارتہ ۷؍ مئی۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے مسئلہ پر چین اور امریکہ کے درمیان مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۵ء

خبر تراشی کا ہنر

(۱) روزنامہ نوائے پاکستان پھر قمطراز ہے کہ

"مرزائیوں کے متعلق جب یہ کہا جائے کہ وہ ہندوستان میں بستا پسند کرتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے قادیان میں اپنے متروکہ مکانات کی واپسی کے لئے کوشاں ہیں۔ تو مرزائیوں کا اخبار الفضل اس کی تردید کر دیتا ہے۔ ابھی اسی الفضل میں خلیفۂ قادیان کے نائب مرزا بشیر احمد (ربوہ) کا اعلان ملاحظہ فرمائیے"

اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا وہ بیان نقل کر دیا ہے۔ جس میں آپ نے قادیان سے آئے ہوئے پاکستانی احمدیوں سے فرمایا ہے۔ کہ وہ قادیان میں متروکہ مکانوں کے مقابل پاکستان میں مکان حاصل کرنے کا کوئی مطالبہ نہ کریں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ پاکستانی احمدی ہندوستان میں بسنا پسند کرتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے قادیان میں متروکہ مکانات کی واپسی کے لئے کوشاں ہیں۔ سوائے اس کے کہ کہا جائے کہ دیدہ دانستہ احمدیوں کے خلاف غلط بیانیاں کر کے منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کیا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے؟

نوائے پاکستان نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بیان سے اتنا ہی نیک سلوک نہیں فرمایا بلکہ اپنے سٹاف رپورٹر کی زبانی اسی بیان کی بناء پر ایک بے سروپا خبر بھی تراش لی ہے تاکہ یہ نہ کہا جا سکے۔ کہ سٹاف رپورٹر کوئی کام نہیں کر رہا۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب جالندھری مشہور احراری لیڈر کی خوشنودی کس طرح حاصل ہو سکے گی۔ اور اخبار کی اشاعت کس طرح بڑھ سکے گی۔ کیونکہ سابق روزنامہ "زمیندار" سے آنے والے ہی تو ایک تیر بہدف نسخہ ہمراہ لائے ہیں۔ کہ اشاعت بڑھانی ہو تو "احمدیوں" کو مرزائی لکھ لکھ کر ان کے خلاف خوب خبر تراشی کرو۔ اسلام تو بڑی چیز ہے۔ معمولی اخباری اخلاق کی بھی پرواہ نہ کرو۔ اس دنیا میں اور دھرا ہی کیا ہے۔ اگر چار پیسے بھی نہ بنا لئے تو۔ حکومت سو حکومت سے مت ڈرو..... پر ایک آدھ..... سے کیا بگڑ جاتا ہے گڑگڑا کر معافی مانگ ــــ سینے کی ایجاد آخر کس لئے کی گئی ہے:

(۲) چنانچہ نوائے پاکستان کے سٹاف رپورٹر صاحب اس طرح خبر کی صنعت فرماتے ہیں۔

"معلوم ہوا ہے کہ احمدیوں نے یہ اقدام اس لئے اختیار کیا ہے۔ کہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت قادیان میں چھوڑی ہوئی جائداد کو پہلے اپنے قبضہ میں لے لینے کے بعد جب پاکستان میں حالات "موافق" نہ رہیں تو بھارت منتقل ہونے میں آسانی رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان احکام پر امیر جماعت احمدیہ مرزا محمود احمد کی رضامندی بھی حاصل کی جا چکی ہے۔ اور انہی کی ہدایات پر یہ کارروائی سرانجام پائی ہے۔" (نوائے پاکستان ۵ مئی)

صنعت خبر تراشی کا شائد یہ پہلا اصول ہے۔ کہ سوچا بالکل نہ جائے ورنہ لطف جاتا رہتا ہے۔ اب بھلا نوائے پاکستان کے سٹاف رپورٹر کو یہ سوچنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ پاکستان میں لاکھوں احمدی رہتے ہیں۔ اور قادیان میں متروکہ مکانات صرف چار پانچ سو نہیں تو کچھ کم چھ سو ہوں گے۔ اتنے مکانوں میں لاکھوں احمدی کس طرح سما جائیں گے۔ مگر اب کوئی یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ سٹاف رپورٹر صاحب بالکل بے کار ہیں۔

(۳) شریفانہ صحافت کے زیر عنوان مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی اپنے ہفت روزہ "صدق جدید" میں "سچی باتیں" کے کالموں میں لکھتے ہیں:۔

"لندنی اخبارات میں ہڑتال کا تیسرا ہفتہ بھی آج ختم ہو گیا۔ اور اتنی مدت میں لندن سے ایک روزنامہ بھی شائع نہ ہو سکا۔ جو لوگ اہل لندن کے ذوق اخبار بینی سے واقف ہیں۔ وہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ وقت اہل لندن کے لئے کتنا کٹھن گزر رہا ہے۔ البتہ مانچسٹر سے وہاں کا مشہور معروف روزنامہ مانچسٹر گارڈین برابر شائع ہو تا رہا۔ اور لندن میں اپنے خریداروں کو وصول ہوتا رہا۔ گارڈین کے مالکوں کی طرف سے یہ اعلان شروع میں ہی ہو گیا تھا۔ کہ وہ اپنی لندنی معاصرین کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر اپنی اشاعت میں اضافہ کی کوشش نہ کرے گا چنانچہ اب تک اس نے اپنی روزانہ اشاعت میں ایک پرچہ کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔

خبر ہندوستان و پاکستان کے معاصرین کے لئے کسی طرح بھی قابل یقین ہے؟ اگر کہیں یہ بپتا دہلی کے معاصرین کو پیش آتی۔ تو کوئی دقیقہ لکھنؤ والے اٹھا رکھتے؟ یا یہ وقت لاہور کے معاصرین پر پڑتا۔ تو اپنی والی کوئی کسر کراچی والے چھوڑ دیتے؟ مقامات کے نام محض بطور مثال لے دیئے گئے؛ کہیں بھی یہ حادثہ پیش آ جاتا تو آس پاس کے معاصر تو اسے ایک نعمت غیر مترقبہ اپنے حق میں سمجھتے اور جائز و ناجائز ہر کوشش اس خداداد موقعہ سے نفع حاصل کرنے کی کر ڈالتے فرنگی اخلاق کی ہجو و مذمت ان کالموں سے بڑھ کر اور کہاں نکلتی رہتی ہو گی۔ لیکن ظلم ہے۔ کہ اس قوم کی خوبیوں۔ قابل رشک خوبیوں کا اعتراف نہ کیا جائے سچ یہ ہے کہ شرافت و بلند اخلاقی کی اس ایک مثال نے ہم سب مشرقیوں کی آنکھیں نیچی کر دی ہیں۔"

(صدق جدید ۲۹ اپریل ۱۹۵۵ء)

آخری فقرہ پر پھر غور فرمائیے۔

"شرافت اور بلند اخلاقی کی اس ایک مثال نے ہم سب مشرقیوں کی آنکھیں نیچی کر دی ہیں۔"

مولانا کو خدا جانے یہ وہم کس طرح پیدا ہوا ہے۔ کہ "سب مشرقیوں کی آنکھیں نیچی ہو گئی ہیں۔" حالانکہ مدیر "نوائے پاکستان" اور ہیچمدان قسم دیگر مشرقی اخبار نویسوں کی آنکھیں تو اور بھی چمک اٹھی ہیں۔ کہ یورپ والے بڑے ہوشیار بنے پھرتے ہیں۔ بھلا مانچسٹر گارڈین سا بیوقوف بھی کوئی ہو سکتا ہے کہ آمدنی اور اشاعت بڑھانے کا ایسا سنہری موقعہ ہاتھ سے کھو دیا۔ یہ کفران نعمت نہیں تو اور کیا ہے؟ اس فن میں بھی اہل یورپ ہماری شاگردی کریں۔ تو اشاعت بڑھانے کے وہ وہ راز بتائیں کہ جن کا افسانہ حشر تک سنا رہے۔

دعائے تسلیم بدرگاہ رب کریم

ــــ از مکرم ملک فضل کریم خان صاحب تسلیم بی۔ اے لاہور

سفر کر رہے ہو حوالے خدا کے
ہے تسلیم تابع خدا کی رضا کے

خدا تیرا حافظ خدا تیرا ساتھی
دکھائے کرشمے وہ اپنی وفا کے

خدا تیرا یاور خدا تیرا مشفق
کرے جلد ساماں وہ تیری شفا کے

خدا تیرا حافظ خدا تیرا ناصر
یہی اب ہیں الفاظ اپنی دعا کے

ہیں سب تیرے خوش بخت سے رشک کھاتے
ثبوت اس کا دیتے ہیں باتیں بنا کے

شکایت نہیں حاسدوں کے حسد کی
خدا سب سے لے گا بدلے گنا کے

جفاکش ہیں عاشق ترے مستقل ہیں
جو بیٹھے ہیں ربوہ میں دھونی رما کے

جدائی کے دن اب اسی ڈھب کٹیں گے
دعاؤں میں سجدوں میں آنسو بہا کے

چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ —

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے قبل میاں عبدالحق صاحب رامہ کو جو حال ہی میں مرکزی حکومت پاکستان کے ایک معزز عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں محترمی خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی جگہ (جو بیماری کی وجہ سے فارغ ہو گئے ہیں) ناظر بیت المال مقرر فرمایا ہے۔ اور رامہ صاحب نے اپنے نئے عہدہ کا چارج لے کر مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں جماعت کو چندوں کی ذمہ داری کے متعلق توجہ دلاؤں۔ سو میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جماعت اور کارکنان جماعت رامہ صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے اس مقدس کشتی کو آگے چلانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تنظیم کے ماتحت خدا تعالےٰ نے جماعت کے سپرد فرمائی ہے:-

میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتدا میں ہی جو صفات متقیوں کی بیان فرمائی ہے، اس میں ان کی ذمہ واریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون "یعنے متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں"۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے۔ کہ جہاں خدا تعالےٰ نے سورۂ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں کہ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ "یعنے اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو۔ تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دوں"۔ اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے چاندی سونے کے سکے مراد ہیں۔ جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے۔ کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گزرا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنے میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک اس سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا۔ اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی چندوں کی ادائیگی کے متعلق انتہائی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اور اس بارے میں بسا اوقات اتنی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات میرے دل میں خیال گزرتا ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ تو پھر تحریک اور تاکید تو بے شک بجا ہے۔ مگر حضرت صاحب اتنی گھبراہٹ کا اظہار کیوں فرماتے ہیں؟ لیکن پھر ایسے موقعہ پر مجھے غزوۂ بدر کا وہ واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جب خدائی وعدہ کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنی گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں دعا فرماتے تھے۔ کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔ اور حضرت ابوبکرؓ آپ کی تکلیف کا خیال کر کے آپ سے عرض کرتے تھے۔ کہ حضور جب خدا کا وعدہ ہے کہ وہ نصرت فرمائے گا۔ اور غلبہ دیگا تو آپ اتنے گھبراتے کیوں ہیں؟ مگر رسول اللہ صلعم جانتے تھے کہ اگر ایک طرف خدا کا وعدہ ہے تو دوسری طرف خدا کا غناء ذاتی بھی ہے۔ اور پھر خدا کی حکیمانہ قدرت نے دنیا میں اسباب وعلل کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے فکان الرسول اعلم

اسی طرح عقلاً بھی چندوں کی غیر معمولی اہمیت ظاہر وعیاں ہے۔ کیونکہ سلسلہ اسباب وعلل کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ خدمت دین کے اہم رکن تبلیغ اور تعلیم اور تربیت اور تنظیم ہیں۔ اور ان سب کے لئے بھاری اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت موجودہ زمانہ میں جبکہ صداقت کے مقابلہ پر باطل کی طاقتیں بے انتہا ساز وسامان اور ان گنت مال وزر سے آراستہ ہیں۔ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) شرک کے بھاری فتنہ اور اس کے مقابل پر توحید کی بے انتہا اہمیت کے پیش نظر فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے ایمان لا کر لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت پر قائم ہو جائے۔ تو وہ خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا۔ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔ ہم جو رسول پاک کے ادنیٰ خادم بلکہ خاکپا ہیں۔ تحدی کے ساتھ اور حتمیت کے رنگ میں تو ہرگز کچھ نہیں کہہ سکتے مگر اس نور کی وجہ سے جو اسلام اور احمدیت نے ہمارے دلوں میں پیدا کیا ہے امید رکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں جو مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر سچے دل سے خدا کی عبادت کرتا۔ اور اس سلسلہ میں شامل ہو کر اسلام کی اعانت کے لئے باقاعدہ مالی خدمت بجا لاتا ہے۔ وہ اپنی بعض بشری کمزوریوں کے باوجود خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا بشرطیکہ وہ اپنے دل میں کسی قسم کے نفاق کی ملونی نہ رکھتا ہو۔ وذالک ظننا باللہ وقال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی

اس وقت جماعت بہت سے بوجھوں کے نیچے ہے۔ ایک طرف کئی پرانے قرضے اس کے سر پر ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کی خدمت اور اشاعت کے لئے کئی نئے اخراجات اسے درپیش ہیں۔ پس اس وقت دوستوں کو خاص توجہ اور خاص ہمت اور خاص ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

بجوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کے دوست عموماً اور امراء اور صدر صاحبان خصوصاً ذیل کی تجویزوں پر پوری پوری توجہ کے ساتھ عمل کریں تو انشاء اللہ بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

(۱) نظارت بیت المال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور ان کی تحریکوں کو دلی توجہ کے ساتھ سنیں اور ان پر عمل کریں۔ اور اگر مقامی حالات کی وجہ سے کسی بات میں اختلاف رائے ہو۔ تو مناسب طریق پر پیش کر کے فیصلہ کرا لیں۔ نئے ناظر بیت المال سرکاری دفاتر میں برسوں اس لائن میں کام کر چکے ہیں۔ اور نئے ولولہ کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اور میرے علم میں مخلص اور محنتی اور سمجھدار کارکن ہیں۔ اگر انہوں نے حسب توقع محنت اور سمجھ سے کام کیا۔ اور جماعت نے ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کیا۔ تو خدا کے فضل سے بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

(۲) مقامی جماعتوں کے کارکن اپنی اپنی جگہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیں۔ کہ آیا ان کے حلقہ میں کوئی احمدی ایسا تو نہیں ہے جو حسب ہدایت سلسلہ باقاعدہ چندہ ادا نہ کرتا ہو۔ یعنے اگر وہ موصی ہے تو اپنی وصیت کے مطابق چندہ نہ دے رہا ہو۔ اور اگر غیر موصی ہے۔ تو مقررہ ریٹ کے مطابق چندہ عام ادا نہ کر رہا ہو۔ اگر جماعت میں کوئی نادہند ہو یا وہ چندہ تو دیتا ہو۔ مگر مقررہ شرح کے مطابق نہ دیتا ہو۔ تو اسے ہر رنگ میں اور پوری کوشش کے ساتھ پورا چندہ یا پورا حصہ وصیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور اس کوشش کو یہاں تک کامیاب بنایا جائے کہ جماعت میں کوئی فرد نادہند نہ رہے۔ احمدی ہو کر چندہ میں نادہند ہونا ایسا ہے کہ گویا کسی کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہو۔

(۳) تجارت پیشہ اور زمیندار اصحاب اور صناعوں اور دیگر پیشہ ور لوگوں کے چندوں کی خاص نگرانی کی جائے کہ وہ اپنی آمد کے مطابق صحیح صحیح چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ چندہ کے معاملہ میں زیادہ خرابی انہی حصوں میں واقع ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھایا جائے کہ آپ لوگ بیعت کرتے ہوئے اقرار کر چکے ہیں۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔ اس لئے آپ کا یہ سودا خدا کے ساتھ ہے۔ اور خدا کے ساتھ سوداگری دھوکا کرنے والا بالآخر کبھی کامیاب اور بامراد نہیں ہوتا!:

(۴) جو نئے دوست جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں شروع سے ہی چندوں کا عادی بنایا جائے۔ یہ پالیسی درست نہیں ہے۔ کہ نئے لوگوں کے ساتھ چندوں کے معاملہ میں نرمی کرنی چاہیئے۔ جو لوگ ایک دفعہ رعایت کے عادی ہو جائیں۔ وہ پھر الا ماشاء اللہ ہمیشہ رعایت کے ہی طالب رہتے ہیں۔ پس نئے دوستوں کو شروع میں ہی چندوں کا فلسفہ سمجھا کر اور مناسب رنگ میں تحریک کر کے چندوں کا عادی بنانا چاہیئے۔

(۵) عورتوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کیا جائے۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ کہ چونکہ عورتوں کی آمدنی خاوندوں کی طرف سے آتی ہے۔ اور خاوند اپنی آمدنی پر چندہ پہلے ہی دے دیتے ہیں۔ اس لئے عورتوں پر چندہ واجب نہیں ہے۔ خدا کے سامنے ہر شخص اپنے اعمال کا جداگانہ حساب رکھتا ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ پس ہر شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو خدمتِ دین میں بذاتِ خود حصہ لینا چاہیئے۔ جہاں عورتوں کو ان کے خاوندوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ وہاں وہ اس جیب خرچ میں سے چندہ دیں۔ (جیسا کہ وہ ذاتی وصیت کی صورت میں چندہ وصیت دیتی ہیں) اور جن عورتوں کو کوئی معین جیب خرچ نہیں ملتا۔ وہ اپنے ذاتی خرچ کا اندازہ کر کے چندہ دے دیا کریں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ تربیتی نقطۂ نگاہ سے عورتوں میں خدمتِ دین کا براہِ راست جذبہ پیدا کرنا مردوں کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ ان کی گودوں میں قوم کے نونہال پلتے ہیں۔ اور اگر وہ دیندار اور خادمِ دین ہوں گی۔ تو لازماً ان کی اولاد پر بھی ان کی اس نیکی کا اثر ہوگا۔ بچپن میں اولاد پر ماں کا اثر باپ کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔

چھٹا اور سب سے زیادہ پختہ ذریعہ چندوں کی ترقی کا جماعت کی تربیت ہے۔ اب جماعت پر وہ زمانہ ہے۔ کہ جب براہِ راست بیعت کرنے والے احمدیوں کے مقابل پر نسلی احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ نسلی بیعت میں بالعموم وہ طاقت نہیں ہوتی۔ جو ایسی بیعت میں ہوتی ہے۔ جو خود سوچ سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرت کی جائے۔ براہِ راست بیعت ایسے درخت کا حکم رکھتی ہے۔ جو پیوند کے ذریعہ تیار ہوتا ہے۔ لیکن نسلی احمدی تخمی درخت کے حکم میں ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ جس طرح پیوند کے ذریعہ تیار کیا ہوا پودا اصل درخت کی صفات کا ورثہ پاتا ہے۔ اس طرح تخم سے تیار کیا ہوا پودا نہیں پاتا۔

پس جب تک ہم اپنے بچوں اور اپنے نوجوانوں میں پیوندی پودے والا رنگ پیدا نہیں کریں گے اور ان کے دلوں میں ایمان کی براہِ راست چنگاری روشن نہیں ہوگی۔ یہ حصہ الا ماشاء اللہ ہمیشہ جماعت کی کمزوری کا موجب رہے گا۔ اس لئے میں نے رامہ صاحب کو مشورہ دیا ہے۔ کہ جہاں اور سکیموں کی طرف توجہ دی جائے۔ وہاں نظارت تعلیم و تربیت کے تعاون سے جماعت کی تربیت اور خصوصاً نئی نسل کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ انفرادی اور اجتماعی تربیت قومی ترقی کا سب سے بڑا ستون ہے۔ بلکہ اگر اسے قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔ اور تربیت کی ترقی کے نتیجہ میں لازماً چندوں میں بھی ترقی ہوگی۔ کیونکہ تربیت ہی وہ چیز ہے۔ جس سے قومی ضروریات کا احساس اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمارے دلوں میں دین کی محبت پیدا کرے۔ اور ہمیں صحیح معنوں میں خادمِ دین بنائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۴ مئی ۵۵ء

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرشید طارق گنج مغلپورہ لاہور

(۲) خاکسار کی بچی بیمار ہے۔ دوست اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور میرے مالی حالات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خواجہ محمد احمد خواجہ اینڈ کمپنی غلہ منڈی جڑانوالہ۔

(۳) عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام اس مبارک ماہ میں خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ عبد الکریم خان کاٹھ گڑھی واقف زندگی سیالکوٹ۔

(۴) میرے ایک مخلص احمدی دوست کا ہونہار اور نوجوان لڑکا بعارضہ سوداسخت بیمار ہے۔ سب دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ خداوند کریم عزیز کو صحت کامل دے۔ خاکسار فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی۔

(۵) خاکسار کی والدہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نے امسال ایف۔ ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک منور احمد جاوید
گنج مغلپورہ لاہور

اسلامی آئین اور علماء پاکستان کی ذمہ داریاں

(۱)

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ پاکستان میں ایک خالص اسلامی حکومت ہونی چاہیئے۔ اور اس کا آئین بھی خالصۃً اسلامی ہونا چاہیئے۔ رفتہ رفتہ یہ خیال اور یہ تحریک اس قدر زور پکڑتی گئی۔ کہ پاکستان کے ہر فرد بشر کی زبان پر اسلامی آئین اور اسلامی حکومت کا نعرہ سنائی دینے لگا۔

اس مطالبہ کی اہمیت اور صحت میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے؟ وہ پاکستان جس کا قیام ہی اسلامی حکومت کے مطالبہ کی بنیاد پر ہوا ہو۔ اور پھر اس مطالبہ کو منوانے کے لئے ہزاروں جانوں کی قربانی اور اربوں روپے کی جائیدادوں سے ہاتھ دھونا پڑے ہوں۔ اس مطالبہ کی اہمیت سے انکار کرنے والا یقیناً پاکستان کا دشمن اور بیرونی حکومتوں کا ایجنٹ ہی ہو سکتا ہے۔

مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا اسلامی حکومت اور اسلامی آئین کوئی مداری کا کھیل ہے۔ کہ ادھر عوام نے یا علماء نے اسلامی آئین اور اسلامی حکومت کا مطالبہ کیا۔ ادھر جھٹ وزیراعظم یا گورنر جنرل نے اپنے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر اس میں پھونک ماری۔ اور بنا بنایا اسلامی ڈھانچہ عوام کے سامنے حاضر کر دیا۔

تمام اہل علم اور سیاسیات سے سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ جس طرح کسی ملک کا حاصل کرنا نہایت مشکل اور کٹھن کام ہے۔ اسی طرح اس ملک کا آئینی ڈھانچہ تیار کرنا اس سے کہیں مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے۔ پھر اسلامی آئین کی تیاری میں تو دوہری مشکلات کا سامنا ہے۔ کیونکہ کسی بھی ملک کی مجلس مقننہ اس ملک کے بہترین دماغوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اس کے ممبر بین الاقوامی سیاست کے پورے ماہر اور اپنے ملک کی ضروریات اور مشکلات کے متعلق ذاتی تجربہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اسلامی آئین کی تیاری کے لئے بھی یقیناً ایسے آدمی درکار ہوں گے۔ جو ایک طرف تو بین الاقوامی سیاست سے پوری طرح واقف ہوں۔ اور دوسری طرف اپنے ملک کی ضروریات اور مشکلات سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں۔ اور تیسری طرف ان مشکلات کا صحیح حل پیش کر سکتے ہوں۔

اس وقت مشکل یہ ہے۔ کہ جو لوگ بین الاقوامی اور ملکی سیاسیات کے ماہر ہیں وہ اسلامیات اور ان سرچشموں سے واقف نہیں ہیں جن سے اسلامی آئین کا مواد حاصل ہو سکتا ہے۔

اور وہ لوگ جو اسلامیات اور دینیات کے ماہر خیال کئے جاتے ہیں۔ یا وہ لوگ جو خود اپنے آپ کو ان علوم کا ماہر خیال کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بین الاقوامی اور ملکی سیاسیات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں۔

یہ ایک ایسی الجھن ہے۔ جسے ہر عقلمند سمجھتا ہے۔ اور اس کا اعتراف کرتا ہے۔ ان حقائق کی موجودگی میں اب میں اسلامی حکومت اور اسلامی آئین کے مطالبہ کا تجزیہ کرتا ہوں۔

پاکستان کے علماء جو مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ تین قسموں میں منقسم کئے جا سکتے ہیں۔

(اول) وہ علماء جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پاکستان کے ارباب حل و عقد اسلامیات سے تو واقف نہیں ہیں۔ اس لئے وہ تو اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا مبلغ علم بھی اتنا نہیں۔ کہ اس مطالبہ کی تکمیل میں حکومت کا ہاتھ بٹا سکیں۔ اس مطالبہ کا کم از کم یہ تو فائدہ ہوگا کہ ہم سیاست کے سٹیج تک پہنچ جائیں گے۔ عوام الناس میں شہرت ہو جائیگی۔ حکومت ہماری خوشامد کرے گی۔ عوام ہماری تائید کریں گے۔ اسلامی آئین بنے یا نہ بنے۔ عوام جئیں یا مریں۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمارا فائدہ تو اس میں ہے۔ کہ اسلامی آئین کے نعرہ میں قوت پیدا کی جائے۔ اور حکومت کی مشکلات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(دوم) وہ علماء جو اسلامیات کے ماہر ہیں۔ ہر قسم کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو سمجھنے اور ان کو حل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے وہ ملکی سیاسیات اور بین الاقوامی حالات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اس بات کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کہ انشراح صدر کے ساتھ حکومت کے سامنے اپنی خدمات کو پیش کریں۔ یا اگر وہ اپنی خدمات کو پیش بھی کر دیں۔ تو ان کی خدمات قوم و ملک کے لئے سودمند اور مفید ثابت ہو سکیں۔

(سوم) وہ علماء جو نہ صرف اسلامیات کے ماہر اور دینی مسائل کی موشگافیوں سے واقف کار ہیں۔ بلکہ بین الاقوامی سیاسیات اور ملکی ضروریات پر بھی پوری طرح حاوی ہیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات کا حل قرآن مجید اور سنتِ رسول اور خلفائے راشدین رضی اور صحابہ کرام رضی کے تعامل سے پیش کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا تین اقسام کے علاوہ کوئی چوتھی قسم میرے ذہن میں اس وقت نہیں آئی۔ اسلئے میں انہیں تین قسم کے علماء کو ہی مخاطب کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

پہلی قسم کے علماء کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء سوء کا خطاب دیا ہے۔ یہ ہر زمانہ اور ہر اسلامی حکومت میں پائے جاتے رہے ہیں۔ تاریخ کے اوراق ان حضرات کے کارناموں سے سیاہ ہیں۔ خدا رسیدہ لوگوں پر کفر کے فتوے لگانا۔ خلفاء اور بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے ان کی ضروریات اور رجحانات کے مطابق جھوٹی احادیث وضع کرنا اور ان کی رضا جوئی کے لئے خوشکن فتوے دینا ان حضرات کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ ماضی میں ان حضرات کی زندگی کی ایک جھلک میں آگے چل کر دکھاؤں گا۔

ایسے لوگ ملک کے دشمن۔ پیٹ کے پوجاری اور قوم و ملک کے لئے ایسا ناسور ثابت ہوتے ہیں کہ کسی اچھی حکومت کو اس وقت تک چین کی گھڑیاں نصیب نہیں ہوئیں۔ جب تک اسنے اس ناسور کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک نہیں دیا۔ کیونکہ یہ ایسا پھوڑا ہے۔ کہ جب بھی اسکے علاج سے لاپرواہی برتی جائے۔ وہ فوراً ابھر پڑتا ہے اور ملک کے جسم وجان کو عذاب میں ڈال دیتا ہے

دوسری قسم کے علماء قابل ستائش اور قابل قدر ہیں۔ ماضی کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے علماء نے اگر بلا واسطہ نہیں تو بالواسطہ ضرور وقت کے حکام کو شرعی مسائل سے آگاہ کیا۔ ان کی غلطیوں کو ان پر واضح کیا اور ان کو دور کرنے کی تلقین کی۔ ان میں سے بعض تو وہ تھے جنہوں نے ان علماء کی بات کو مانا ان کی عزت افزائی کی اور ان کی شایان شان ایسے منصب عطا کئے جو ان علماء اور اس ملک کی ضروریات اور حالات کے مطابق تھے۔ لیکن بعض ایسے تھے جنہوں نے نہ صرف یہ کہ ان کی نصیحت کو رد کر دیا بلکہ غصہ میں آکر ان کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور بعض اوقات ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر شہید کر دیا گیا۔ لیکن انہوں نے اس ظالم اور نااہل حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی بجائے نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ جام شہادت نوش کیا۔ ان میں سے بعض علماء کے تاریخی شواہد میں آگے چلکر بیان کرونگا اگر ہمارے پاکستان میں اس قسم کے علماء موجود ہیں۔ تو میں بصد ادب و احترام ان کی خدمت میں یہ التماس کروں گا۔ کہ وہ بھی ماضی کے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے قوم اور ملک کی بہبودی اور بھلائی کے پیش نظر حکومت پاکستان جو انہی کے منتخب کردہ نمائندوں کی حکومت ہے کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تعمیری رنگ میں امداد فرمائیں۔ وہ مشکلات جو اس وقت حکومت کے سامنے حائل ہیں ان کو حل کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں تا اسلام کی برتری دنیا کے سامنے ثابت ہو۔ آج دنیا ایک بھنور میں پھنسی ہوئی ہے۔ خود ہمارا ملک سیاسی بحران بلکہ آئینی بحران کا شکار ہے۔ اقتصادی مشکلات اس کے سوا ہیں آخر اسلام جو کہ ایک عالمگیر مذہب ہونے کا داعی ہے۔ ہر قسم کی اقتصادی سیاسی سماجی اور تمدنی مشکلات کا بہترین حل پیش کرنے کا مدعی ہے۔ وہ حل کہاں ہے؟ کیا ہے؟ کون ہے جو ہمارے سامنے اس کی تفصیلات کو پیش کرے۔ ہماری تشنگی کو دور کرے۔ دنیا جانتی ہے کہ حکومت پاکستان نے پچیس سال کے لئے بنکنگ انشورنس اور دیگر تجارتی اور مالی مسائل کو موجودہ حالت میں ہی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ یہ فیصلہ صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اسلام نے ان مسائل میں پیش آمدہ مشکلات کا جو حل پیش کیا ہے ہماری حکومت ان مسائل اور تفاصیل سے ناواقف ہے۔ اسلئے مجبوراً اس نے مزید پچیس سال کا طویل عرصہ ان مشکلات کے حل کی تلاش کے لئے تجویز کیا ہے کہ شاید اللہ تعالے کوئی مرد مجاہد کوئی رشد و ہدایت کا مجسمہ بھیجدے جو اس حکومت کی دستگیری اور رہنمائی کا بیڑہ اٹھائے اور وہ کام جس کو علماء سوء ایک طویل عرصہ تک نہ کر سکے ہوں اس کے لئے وہ فرشتۂ رحمت ثابت ہو میرے نزدیک حکومت کا یہ فیصلہ پاکستان کے علماء کے لئے ایک تازیانہ ہے کہ تم جو اسلامی آئین اسلامی آئین کا شور مچا رہے ہو۔ تم ہی بتاؤ بین الاقوامی تجارت سود کے بغیر کس طرح چلے گی انشورنس کمپنیاں کدھر جائینگی۔ بنکوں کا کیا حشر ہوگا۔ قرضوں کا لین دین کیسے ہوگا۔ اگر اسلام نے اس کا کوئی حل پیش کیا ہے۔ تو وہ کہاں ہے؟ کیا ہے۔

محض زبان سے شور مچانا۔ عمل سے کچھ نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ علماء کرام یا تو خود نہیں جانتے کہ اس کا حل کیا ہے یا اگر وہ جانتے ہیں تو وہ عمداً حکومت کو مشکلات میں پھنسا کر تماشا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں اس طبقہ سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ تماشائیوں کے گروہ سے نکل کر عملی میدان میں کود پڑیں۔ ذاتی منفعت کا خیال کئے بغیر عوام الناس کی بہبودی کے لئے وقت کی پکار پر لبیک کہیں اور ہمارے ملک کو اس گرداب سے نکالیں جس کو دیکھ کر اغیار خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ اور ہمدرد خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی آپ کے لئے کوئی قربانی کا دن آنے والا ہے۔ جس کی انتظار میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر اس مصیبت کو دیکھ کر بھی آپ کے دل میں قوم کی ہمدردی کا جوش نہیں بھڑکتا تو پھر آپ کس وقت کی انتظار ہے۔ اے قوم کے ناخداؤ قوم کی کشتی بھنور میں پھنسی ہے۔ اسکو کنارے لگانے کی تدبیر کرو۔

تیسری قسم کے علماء بھی ہمارے ملک میں ہونگے اور ضرور ہونے چاہئیں۔ ایکی ہمیں ان کی تلاش ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ حضرت امام ابو یوسف کے نقش قدم پر چلیں۔ جنہوں نے خلیفہ ہارون الرشید کی آئینی مشکلات کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے مالیات کے متعلق کتاب الخراج جیسی بہترین کتاب تصنیف کی جس پر خلیفہ ہارون الرشید اور بعد کے خلفاء نے اپنے مالی نظام کی بنیاد رکھی اور آج بھی اس کتاب کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔

اسی طرح پاکستان کے علماء کو حافظ ابو عبید قاسم بن سلام کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے جنہوں نے جزیہ۔ خراج صدقات زکوٰۃ اور دیگر مالی معاملات میں وقت کے تقاضا کے مطابق "کتاب الاموال" جیسی بیش قیمت کتاب لکھی اور اسے حاکم وقت عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے پیش کیا۔ جس نے وہ کتاب دیکھکر بے اختیار یہ فرمان لکھا ان عقلا بعث صاحبہ علی عمل مثل ھذا الکتاب تحقیق ان لا یحوجہ الی طلب المعاش۔ کہ اس شخص کی علمی استعداد نے اس کو اس قسم کی بیش قیمت کتاب لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ اسلئے ایسی کتاب لکھنے والے کا یہ حق ہے کہ وہ طلب معاش کا محتاج نہ رہے۔ چنانچہ اس نے اسی وقت ان کے لئے دس ہزار درہم ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا (مقدمہ کتاب الاموال ص۲۸) غرض اس طبقہ کے علماء نے ہمیشہ ہی حکومت وقت کی بروقت امداد کی ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس دور کے علماء جو اس تیسرے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یقیناً اس وقت کے تقاضوں کو سمجھیں گے اور عوام الناس اور حکومت وقت کو ضروری اور بروقت امداد بہم پہنچا کر ہماری ان مشکلات کو جو ہم سب کی مشترکہ مشکلات ہیں ہلکا کر کے زندہ جاوید شہرت اور عزت حاصل کریں گے۔ اور نہ صرف دنیا بلکہ خدا تعالے کے نزدیک بھی قبولیت کا شرف حاصل کریں گے۔

علماء سوء کے کارنامے

علماء کی اس طبقاتی تقسیم اور ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ماضی کی تاریخ کی ورق گردانی کر کے بعض علماء سوء کے کارناموں کی چند جھلکیاں بھی دکھا دی جائیں۔ تاکہ کم از کم پاکستان کے علماء ان سے عبرت حاصل کریں اور ان کی تقلید سے باز رہیں لیکن اگر کسی وقت نفس امارہ سے مغلوب ہو کر ان لوگوں کے سے کام کرنے لگیں۔ تو ہمارے عوام ان کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائیں اور اس قسم کی خلاف شرع اور خلاف عقل حرکات سے باز رہنے کی تلقین کریں کیونکہ بعض اوقات ایک شخص ایک برے فعل کو اس لئے کرتا ہے کہ یا تو اس کو اس فعل کی برائی کا علم نہیں ہوتا اور یا اس کے بھیانک انجام کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اسلئے عوام کے سامنے علماء سوء کے کارناموں کا لانا ضروری معلوم ہوتا ہے

تکفیر بازی

علماء کے پاس اپنے اقتدار کو قائم کرنے اور اپنی علمیت کا لوہا منوانے کے لئے سب سے مؤثر اور آسان ہتھیار تکفیر بازی ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ایک عالم دوسرے عالم کے وجود کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک عالم کو اپنے قائم کردہ نظریہ کے خلاف دوسرا نظریہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہ اپنے قائم کردہ نظریہ کو وحی الہٰی سے کم نہیں سمجھتا۔ اسلئے وہ ہر اس شخص کے خلاف جس کا وجود اس کی نگاہ میں اسکے اقتدار کے راستہ میں روک بن سکتا ہو۔ تکفیر کا مؤثر ہتھیار استعمال کرتا اور اسکو دوسرے لوگوں کی نظروں میں ذلیل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ ایسے علماء سوء کے فتووں کی چند مشہور مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کے خلاف فتویٰ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے خلاف یہ فتویٰ لگایا گیا۔ کہ وہ اپنی نماز میں ریاء اور نفاق سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ ان پر ابلتا ہوا پانی ڈالا گیا۔ جس سے آپ کا سر اور چہرہ جھلس گیا۔ آپ بدستور نماز پڑھتے رہے۔ جب سلام پھیرا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ بعض علماء کے فتویٰ کی بناء پر آپ پر ابلتا ہوا پانی ڈالا گیا ہے جس کے جواب میں آپ نے فقط اتنا کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہ ان کے مقابلہ میں میرے لئے اللہ ہی کافی ہے میں اسی کی مدد اور پناہ کا طلبگار ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کیخلاف فتوی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ وہ صحابی ہیں جن کے متعلق رسول اکرم صلعم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل۔ کہ اے اللہ اس شخص کو دین کا فہم اور قرآن مجید کی تفسیر کا علم عنایت فرما۔ اللہ تعالے نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عباس کو علم قرآن عنایت فرمایا لیکن یہ امر علماء کو ناگوار گذرا کہ ان کی حین حیات میں عبداللہ بن عباس قرآن فہمی کا دعوے کریں اور آیات قرآنی کے رموز و نکات بیان کرتے پھریں۔ انہوں نے جھٹ ان پر یہ فتویٰ لگایا کہ انہ یفسر القرآن بغیر علم۔ کہ یہ شخص مروجہ و متدنہ علوم کے بالکل خلاف اپنی طرف سے بغیر علم کے قرآن مجید کی تفسیر کرتا پھرتا ہے۔ چنانچہ نافع بن ارزق کو انہیں تنگ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا جو آپ کو تنگ کرتا اور ایذائیں دیتا اور لوگوں میں علی الاعلان آپ کے تکفیر کا اعلان کرتا پھرتا تھا۔ کہ انہ یفسر القرآن

ضروری اعلان برائے مہاجرین قادیان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد اراضیات قادیان کے متعلق الفضل مجریہ ۵۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ مہاجرین قادیان سے درخواست ہے کہ وہ قادیان کی زمینوں کے حسب ذیل کوائف تیار فرما کر نظارت امور عامہ میں جلد سے جلد بھجوا کر مشکور فرمائیں تاکہ اپنے پیارے امام کی خدمت عالیہ میں اس اہم کام کی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

ایسے دوستوں سے تعاون کی درخواست ہے کیونکہ جتنی جلدی ایسی رپورٹیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جائیں گی حضور کی صحت پر اتنا اچھا اثر پڑے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس کام کی طرف ذاتی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(الف) برائے فروخت کنندگان اراضی

نام۔ ولدیت۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت اراضی۔ نام خریدار۔ تاریخ فروخت۔ موجودہ پتہ خریدار اگر معلوم ہو۔ دستخط

(ب) برائے خرید کنندگان اراضی

ب۔ نام۔ ولدیت۔ پیشہ۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت ادا کردہ۔ نام مالک اراضی۔ کس کی معرفت اراضی خریدی گئی۔ تاریخ خرید۔ رجسٹری کب کرائی۔ مکان بنوایا یا نہیں۔ بنے ہوئے مکان کی اندازاً مالیت۔ پاکستان میں موجودہ پتہ۔ دستخط مہاجر۔ کیفیت۔

قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ

توسیع اشاعت الفضل

راولپنڈی سے مکرم محمد یٰسین صاحب ایجنٹ اخبار الفضل لکھتے ہیں کہ مکرم جناب میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مکرم جناب بابو احمد جان صاحب اور مکرم مولوی دین محمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ راولپنڈی۔ ہر سہ صاحبان الفضل کی توسیع میں کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس سے الفضل کی خریداری میں متعدد پرچوں کا اضافہ ہوا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر احباب سے بھی گذارش ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت میں امداد فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ اور قادیان شریف میں درس القرآن

۱۷ اپریل کے الفضل میں مسجد مبارک ربوہ میں درس کنندہ اصحاب کے اسماء گرامی شائع کئے جا چکے ہیں۔ بعد میں اصحاب قادیان کی درخواست پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل۔ اور مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو قادیان شریف بھجوایا گیا ہے مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب کے قادیان تشریف لے جانے کی وجہ سے ان کے حصہ کا درس مولانا جلال الدین صاحب شمس فرمائیں گے جو سورۃ الاحقاف سے سورۃ الناس تک یعنی آخری پانچ پاروں کا درس ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

تنازعات کا تصفیہ

قابل توجہ احباب جماعتہائے احمدیہ

رمضان المبارک کا مہینہ بھی درحقیقت انہی احباب کے لئے صحیح معنوں میں مبارک ہو سکتا ہے جو خدا۔ رسول کے فرمودہ کے مطابق عمل بناتے ہیں قرآن کریم میں ہے و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۵ (بنی اسرائیل ع ۹) یعنی قرآن کریم مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت کا موجب ہے۔ مگر ظالموں کے لئے جو اس سے دور رہتے ہیں خسارہ ہے پس ہم اس مختصر نوٹ میں احباب جماعت ہائے احمدیہ کو ان مبارک ایام میں تنازعات کے تصفیہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ تصفیہ کرا کر رپورٹ فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب ساکن کالا ضلع جہلم کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا خود ان کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

روزہ کی فلاسفی اور حکمت

قرآن کریم میں روزہ کی فلاسفی اور حکمت آیت لعلکم تتقون (بقرہ) میں مذکور ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تقویٰ شعاری حاصل ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ الصوم جنۃ کہ روزہ ڈھال ہے۔ جیسے لڑائی کے وقت ڈھال کے ذریعہ بچاؤ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ کے ذریعہ برائیوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

روزہ اسلامی اصطلاح میں کھانے پینے اور عورت سے مباشرت سے رکنے کا نام ہے۔ اور مومن یہ کام محض خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق بجا لاتا ہے۔ گویا خدا کی رضامندی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو ترک کر دیتا ہے۔ جن پر اس کی بقا شخصی اور بقا نوعی موقوف ہے۔ اگر انسان کھانا پینا ترک کر دے۔ تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر عورت کے پاس نہ جائے۔ تو آئندہ نسل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یہ قربانی محض خدا کے حکم کے مطابق ہوتی ہے۔ اور طلوع فجر سے لیکر غروب شمس تک رمضان المبارک میں روزانہ یہ سبق دیا جاتا ہے تاکہ آئندہ گیارہ مہینوں میں خدا کے اوامر کے مطابق عمل ہو۔ اور خدا کی منہیات سے اجتناب کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ روزہ کی حالت میں جو شخص خدا کے حکم کے مطابق حلال اشیاء اور جائز افعال سے دستکش ہو جاتا ہے۔ وہ آئندہ خدا کی محرمات کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رمضان المبارک کے ذکر کے بعد خدا فرماتا ہے۔ کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الخ کہ اے لوگو ہم نے یہ سارا علم حصول تقویٰ کے لئے بیان کیا ہے۔ پس تم مالی معاملات میں وہ راہ اختیار کرو۔ جو خدا کو پسند ہے۔ اس کے مطابق حدیث شریف میں آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ کہ وہ شخص جو روزہ رکھ کر جھوٹ اور جھوٹی کارروائیوں سے باز نہیں آتا۔ اس کے کھانے پینے ترک کرنے سے خدا کو کچھ سروکار نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ روزہ کی حالت میں ہر قسم کی احتیاط ضروری ہے۔ اور روزہ رکھنے سے مقصد حصول تقویٰ ہونا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا منجھلا بچہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر صحت یاب ہو گیا تھا۔ پھر دوبارہ اسے بخار شروع ہو گیا ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بڑے بچے نے امسال ایف ایس سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

نصیر احمد خاں عفی عنہ ناصر حق بادرز خانپور

(۲) عزیزم شیخ احمد علی صاحب کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ

(۳) میری آنکھوں کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ اور دھندلا نظر آتا ہے۔ وہ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (تاج دین نمبردار روہڑ والہ ضلع سیالکوٹ)

(۴) میری بڑی بہن امۃ الغفور اور چھوٹی بہن امۃ الحمید اور برادرم منور احمد نے علی الترتیب ایف اے۔ ہنٹر ڈ ایم میڈیکل اور میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ادریس ۔ چودھری جماعت دہم ٹی۔ آئی ہائی سکول (ربوہ)

(۵) میری بہن نے اس سال جے وی کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۳/۵۵ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو درازی عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ آمین

(ظفر اقبال صدر شاہ پور)

(۶) برادرم محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار اپنے مکان کی چھت سے گر کر سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ چوٹ زیادہ سر پہ آئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں نیز برادرم موصوف کی ہمشیرہ صاحبہ بھی اسی وقت چھت سے گر کر وفات پا گئی ہیں۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ ناصر احمد ارشد از لیہ ضلع مظفر گڑھ

(۷) عرصہ دو سال سے میری اہلیہ بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ناظر علی سیکرٹری مال چک ۲۲ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

(۸) عزیزم ضیاء الدین کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالامال کرے۔ خواجہ محمد امین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

۷۵ میل تک سورج سے بھی زیادہ تیز روشنی پھیل گئی

امریکہ میں سال رواں کے سب سے بڑے ایٹم بم کا تجربہ

لاس ویگاس ۶ مئی۔ صحرائے نوادا کی ایک خاص بستی میں جو اسی مقصد کے لئے بسائی گئی تھی۔ پانچ سو فٹ کے ایک مینار پر ایک ایٹمی ہتھیار کا تجربہ کر کے شہری دفاع کے انتظامات آزمائے گئے۔ یہ تجربہ کئی بار ملتوی کیا گیا ہے۔ اس میں دو ہزار افراد اور مبصروں نے شرکت کی۔ سال رواں کا یہ سب سے بڑا تجربہ ہے۔ مختلف اقسام کی عمارتوں اشیائے خوردنی اور مصنوعی "نسل" پر دھماکے کے اثرات آزمانے کے لئے ایک خاص شہر بسایا گیا تھا۔ جس کا نام "شہر ہلاکت" رکھا گیا تھا۔ دھماکے سے ایک لمحہ کے لئے ۷۵ میل تک سورج سے بھی زیادہ تیز روشنی پھیل گئی۔ اس کا نظارہ کرنے کے لئے سینکڑوں افراد نے جو یہاں تفریح کے لئے آئے تھے۔ اپنے قیام کی مدت طویل کر دی تھی۔ یا علی الصبح جاگ گئے تھے۔ تیز روشنی دھماکے کے بعد تیزی سے نارنجی رنگ میں بدلنے کے بعد فضا میں تحلیل ہو گئی۔ لاس اینجلز میں مطلع ابر آلود تھا۔ لیکن دھماکے کے وقت افق پر مشرق کی جانب بجلی کا ایک کوندا سا نظر آیا تھا۔

دستوریہ نہ ٹوٹتی تو پاکستان ۲۵ دسمبر کو جمہوریہ بن جاتا

فیڈرل کورٹ میں مولوی تمیز الدین خاں کا جوابی بیان حلفی

لاہور ۶ مئی۔ مولوی تمیز الدین خاں نے فیڈرل کورٹ میں ایک جوابی بیان حلفی داخل کیا۔ جس میں انہوں نے اپنے اس دعویٰ کا اعادہ کیا ہے۔ کہ مسودہ کمیٹی نے چونکہ پاکستان کا آئین پروگرام کے مطابق تیار کر لیا تھا۔ اس نے اس کی منظوری کے بعد دستوریہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۴ء کو دستور نافذ ہو جاتا۔ اور پاکستان ایک جمہوریہ بن جاتا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ایک ایسے وقت جب مسودہ دستور ساز اسمبلی کے سامنے آخری منظوری کے لئے پیش ہونے والا تھا۔ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے سے ملک ایک آئین سے محروم ہو گیا۔ اور قانون آزادیٔ ہند کی دفعہ ۸ ذیلی دفعہ (۱) کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔

حکومت چھ لاکھ کی درسی کتابیں فروخت کر چکی ہے

لاہور ۶ مئی۔ درسی کتابوں کو قومیانے سے متعلق اردو اور انگریزی کتابوں کی فروخت کا پہلا سلسلہ ۱۹ مئی کو مکمل ہو رہا ہے۔ مختلف اضلاع میں پنجاب گورنمنٹ پر اس کے چھ سیلز ڈپوؤں کے ذریعے اب تک چھ لاکھ روپے سے زائد کی کتابیں فروخت کی جا چکی ہیں۔ ایجنٹوں کا کمیشن ۱۲½ فی صدی سے بڑھا کر ۱۵ فی صدی کر دیا گیا ہے۔ دوسری کتابیں بھی جو پرائیویٹ اداروں کی طرف سے شائع کی گئی ہیں۔ بازار میں ایک دو روز تک آجائیں گی

کانوں کے مزدوروں کی بہبود

کوئٹہ ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں کانوں کے مزدوروں کی بہبود کی سکیموں پر عمل کرنے کے لئے وزارت محنت نے ۴۲ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ یہ رقم پنجاب کی کانوں کے علاقوں میں مزدوروں کے کوارٹر۔ ہسپتال۔ شفاخانے اور بہبود گھر کھولنے اور بلوچستان میں کانوں کے مزدوروں کے لئے پینے کے پانی کی سہولتوں پر خرچ کی جائے گی۔ حکومت پاکستان کانوں کے مزدوروں کے لئے کوئٹہ میں ایک لیبر کلب بھی کھول رہی ہے۔

وزیر اعظم سوڈان کے پروگرام میں ترمیم

لاہور ۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم سوڈان مسٹر اسمٰعیل الازہری کی آمد کے سلسلے میں جو پروگرام مشتہر کیا گیا تھا۔ اس میں اس امر کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ وزیر اعظم سوڈان اور ان کی پارٹی ۱۳ مئی کو راولپنڈی کے قریب واہ سیمنٹ کا معائنہ کرے گی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسٹر الازہری سیمنٹ فیکٹری نہیں بلکہ آرڈیننس فیکٹری (واہ) کا معائنہ کریں گے۔

سبزیاں پیدا کرنے کا منصوبہ

مرکزی حکومت غور کر رہی ہے

کراچی ۶ مئی۔ مرکزی حکومت کراچی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کراچی کے نواحی علاقوں میں سبزیاں وغیرہ پیدا کرنے کا ایک منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت دریائے حب کے علاقہ میں ۲۵ ہزار ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک قطعہ اراضی میں سرکاری نگرانی میں مختلف قسم کی سبزیاں پیدا کی جائیں گی۔ اس منصوبہ پر اخراجات کے لئے مرکزی حکومت نے اس سال ۵ لاکھ روپے وقف کر دیئے ہیں۔ اس وقت زمینداروں اور چھوٹے کاشتکاروں کی اراضیات سے سبزیاں لائی جاتی ہیں۔ اور ان کا مجموعی رقبہ ۲۵ ہزار ایکڑ سے زائد نہیں ہے۔ مگر اس سبزی کی اتنی قلیل مقدار کراچی کے عوام کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔

کھوڑو اور پیر علی محمد راشدی کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا

حیدر آباد ۷ مئی۔ میر رسول بخش ٹالپور ایم۔ ایل۔ اے نے حیدر آباد کے مجسٹریٹ کی عدالت میں وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو۔ وزیر مال پیر علی محمد راشدی اور پیر قربان علی کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا ہے کہ مارچ کو میر غلام علی ٹالپور کو سندھ اسمبلی کے سپیکر کے عہدے سے ہٹانے کے لئے مسٹر کھوڑو اور پیر راشدی نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی ایک کامیاب سازش کی تھی۔ یہ مقدمہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۴۷، ۷۵، ۴۸، ۴۷، ۱ اور ۱۰۹ کے تحت مسٹر اے ریچ خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔ میر رسول بخش نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت چودہ روز کی مہلت کی ضرورت تھی اور عدم اعتماد کی تحریک کے نوٹس پر ۵ مارچ کی تاریخ کو جعلی طور پر لکھا گیا تھا اور ارکان اسمبلی کو ایسا کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا اور اسمبلی کے چند روز پہلے تک بھی اس نوٹس کو سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ سندھ اسمبلی کے قواعد کی رو سے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر رائے شماری کی تحریک پیش کرنے کے اگلے روز کرنی چاہئے تھی مگر میر غلام علی ٹالپور کے خلاف اسی روز رائے شماری کی گئی۔

پٹھان مشرقی بنگال کا دورہ کریں گے

کراچی ۷ مئی۔ امید ہے کہ اقلیتی امور کے پاکستانی وزیر مسٹر غیاث الدین پٹھان ایک دو روز تک مشرقی پاکستان واپس جا کر صوبے کے بعض اضلاع کے دورے کا سلسلہ دوبارہ شروع کریں گے۔

اقلیتوں کے ترک وطن کے اسباب معلوم کرنے کے لئے مسٹر پٹھان مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے تھے لیکن کراچی کی بعض اشد ضروری مصروفیتوں کی وجہ سے انہیں واپس آنا پڑا تھا۔

مشرقی پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مسٹر پٹھان کلکتہ جائیں گے جہاں وہ اقلیتی امور کے بھارتی وزیر مسٹر سی سی بسواس اور بھارتی وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ سے گفتگو کریں گے۔

کپاس کی پیداوار بڑھانے کا عزم

کراچی ۷ مئی۔ پاکستان کے وزیر زراعت مسٹر غیاث الدین پٹھان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت ملک میں کپاس کی پیداوار بڑھانے اور اعلیٰ قسم کی روئی پیدا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان کے کاشتکاروں کو کپاس کے لئے پانی مہیا کرنے کے سلسلے میں ترجیح دی جائے گی۔ مسٹر پٹھان نے بتایا۔ حکومت چاہتی ہے کہ ہر سال ۲۵ لاکھ گانٹھیں تیار ہوں۔

فیڈرل کورٹ میں مولوی تمیز الدین خاں کے وکیل مسٹر پرٹ کے دلائل

لاہور ۷ مئی۔ مولوی تمیز الدین خاں کے سینئر وکیل مسٹر ڈی این پرٹ نے فیڈرل کورٹ میں گورنر جنرل کے دستوراب کے سلسلے میں بحث کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں مروجہ دستوری قوانین گورنر جنرل کو دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے اختیارات نہیں دیتے

انہوں نے کہا کہ دستوریہ کو توڑنے کے اختیارات گورنر جنرل کو عمداً نہیں دیئے گئے مسٹر پرٹ نے کہا کہ یورپی ممالک میں دستور ساز اسمبلی کو دستور بنانے کے لئے طویل عرصہ تک کام کرنے دیا جاتا ہے۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نہ صرف ایک خاص مجلس قانون ساز تھی بلکہ اسے نمائندہ حیثیت بھی حاصل تھی۔ چنانچہ اس طرح وہ بالکل نمائندہ ہونی چاہئے تھی۔

لوا کھلی ۷ مئی۔ لوا کھلی کے تین افراد کو ملاوٹ والا کڑوا تیل بیچنے کے جرم (۳)

بید مارنے کی سزا منسوخ کر دی جائے گی

نئی دہلی ۷ مئی۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گووند ولبھ پنت نے راجیہ سبھا میں ایک بل پیش کیا تا کہ فوجداری مجرموں کو بید کی سزا نہ دی جائے۔

بل پیش کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بید مارنا وحشیانہ قسم کی سزا ہے جس کا کوئی اصلاحی پہلو نہیں اور جو صرف مجرم کو ذہنی طور پر اور پست بنا دیتا ہے۔

شملہ میں کولمبو طاقتوں کی کانفرنس

ٹوکیو ۷ مئی بھارت میں شملہ کے مقام پر ۹ مئی سے کولمبو طاقتوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں وہ تمام ممالک شریک ہو رہے ہیں جنہیں کولمبو منصوبے کے تحت امداد دی جاتی ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والا جاپانی مشن ٹوکیو سے بھارت روانہ ہو گیا۔

(۳) میں ایک سو روپیہ فی کس سزا دی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں انہیں دو ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

مغربی جرمنی کی خودمختاری

دس سالہ غیر ملکی تسلّط کا خاتمہ

مغربی جرمنی ۵ مئی کو دس سالہ غیر ملکی تسلط سے نجات پانے کے بعد آزاد اور مختار ہوگیا ہے۔ اور امریکہ برطانیہ اور فرانس کے ہائی کمیشن آج سے سفارتی مشنوں کی حیثیت اختیار کر لیں گے۔ مشرقی جرمنی ابھی تک روس کے ماتحت ہے۔ مابعد جنگ (۳۹-۱۹۴۵ء) کے جرمنی کے کوائف ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

ہٹلر کی ہوس ملک گیری نے ستمبر ۱۹۳۹ء میں پولینڈ پر حملہ کر کے خرمن امن عالم کو جو چنگاری دکھائی تھی اسی کی بدولت دنیا کے بیشتر ملک اتحادی (امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس وغیرہ) اور محوری (جرمنی۔ اٹلی۔ جاپان وغیرہ) بلاکوں میں بٹ کر تقریباً ۶ سال تک برسرپیکار رہے۔ اور بالآخر ۷ مئی ۱۹۴۵ء کو نازیوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد اتحادیوں نے اپنی فتح کا اعلان کر کے جرمنی کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ اتحادی طاقتوں نے ۵ جون ۱۹۴۵ء کو ایک اعلان کیا۔ جس کے مطابق جرمنی کو چار منطقوں میں تقسیم کر کے اسے امریکہ۔ برطانیہ۔ روس اور فرانس کے فوجی کمانڈروں کے ماتحت کر دیا گیا۔ ملک کی حکومت کے فرائض ایک اتحادی کنٹرول کونسل کو تفویض کئے گئے جس میں چاروں اتحادی ملکوں کے نمائندے شامل تھے۔ اس موقعہ پر یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جرمنی کی تمام مسلح فوج توڑ دی گئی ہے۔ اور آئندہ اسلحہ بندی پر پابندی عاید رہے گی۔ علاوہ ازیں جرمنی کے دارالحکومت برلن کو چاروں فاتح ملکوں کے مشترکہ کنٹرول میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

تقسیم

روسی منطقہ (جسے مشرقی جرمنی کہا جاتا ہے) میں سکسنی، برنڈنبرگ، میکلنبرگ اور اینہالٹ کے علاقے آئے اور باقی ملک امریکی۔ برطانوی۔ اور فرانسیسی منطقوں میں تقسیم کیا گیا۔ مشرقی جرمنی کا دارالحکومت برلن اور مغربی (امریکی برطانوی اور فرانسیسی منطقہ) جرمنی کا دارالحکومت بون متعین ہوا۔

۱۹۴۷ء میں روس اور مغربی طاقتوں میں جرمنی کے سیاسی اور اقتصادی امور پر شدید اختلاف رائے پیدا ہوگیا جو ملک کو دو علیحدہ علیحدہ حصوں۔ مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی میں منقسم کرنے پر منتج ہوا۔ روس نے مغربی منطقہ کی ناکہ بندی کر دی۔

جرمنوں کی طرف سے مطالبہ خود اختیاری کے پیش نظر ۲۳ فروری ۱۹۴۸ء کو لنڈن میں چھ ملکوں۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور لکسمبرگ کی ایک کانفرنس میں طے پایا کہ جرمنی کے مغربی (برطانوی۔ امریکی اور فرانسیسی) منطقوں کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی قائم کی جائے جو جرمنی کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا لائحہ عمل مرتب کرنے کا موقعہ فراہم کرے۔ روس نے اس بین الاقوامی کانفرنس کے فیصلے اور اس کانفرنس کو روس اور مشرقی یورپ کے خلاف گٹھ جوڑ قرار دیا۔

جمہوریہ

۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء کو امریکہ برطانیہ اور فرانس اپنے اپنے منطقوں کو مدغم کر کے جمہوریہ بنانے پر متفق ہو گئے اور ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء کو مغربی جرمنی کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اور ڈاکٹر ایڈنیئر جمہوریہ کے پہلے چانسلر بنے۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۹ء کو مغربی جرمنی کو داخلی خود اختیاری دی گئی۔ اور ساتھ ہی اسلحہ بندی پر پابندی عائد کی گئی۔ ۲۶ مئی ۱۹۵۲ء کو امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس اور مغربی جرمنی کے درمیان معاہدات صلح ہوئے۔ جن کے ذریعہ مغربی جرمنی کو تقریباً مکمل خود اختیاری دینا اور اسے یورپ کے دفاعی ادارہ میں آزاد رکن کی حیثیت سے شامل کرنا مقصود تھا۔ اس دفاعی ادارہ کے میثاق پر پیرس میں مئی ۱۹۵۲ء کو چھ ملکوں کے دستخط ہوئے۔ اس کے مطابق مغربی جرمنی۔ یورپی دفاعی ادارہ کے لئے ۱۲ ڈویژن فوج مہیا کرے گا۔ ۱۹۵۳ء کے عام انتخابات میں چانسلر ایڈنیئر کی پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آ گئی۔ اور مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ نے ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو ان معاہدات کی توثیق کر دی۔ فرانس اور مغربی جرمنی میں سار کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ بعد ازاں رائے شماری کے بعد سار نے فرانس سے اقتصادی اشتراک و الحاق کا فیصلہ کیا۔ فرانس یورپی دفاعی ادارہ کے قیام اور مغربی جرمنی کو خود مختاری دینے کے معاہدوں کی منظوری میں کچھ عرصہ اسی لئے متامل رہا کہ وہ اس مسئلہ سے پہلے سار کے مسئلہ کا تصفیہ چاہتا تھا۔ ۱۹۵۴ء کے اواخر اور ۱۹۵۵ء میں مختلف ملکوں نے معاہدات پیرس کی توثیق کر دی۔ اور ان معاہدات کے مطابق مغربی جرمنی ۵ مئی کو آزاد خود مختار جمہوریہ بن گیا۔

مشرقی جرمنی

برلن کے روسی منطقہ میں ۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو مشرقی جرمنی کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اور ولیم پیک صدر اور آٹو گروٹیول وزیر اعظم بنے۔ کمیونسٹ حکومت نے روس اور اس کے حلیف ملکوں کے ساتھ دوستی کے معاہدے کئے۔ اور وزارت دفاع اور ملٹری پولیس کے شعبے قائم کئے گئے۔

۱۹۵۳ء میں متشددانہ پالیسی اور مذہب پر عائد پابندیوں کے خلاف عوامی رنج و غصہ کے پیش نظر روس نے مشرقی جرمنی سے اپنا کنٹرول کمیشن ہٹا کر اس کی جگہ ایک ہائی کمیشن قائم کر دیا۔ مگر اس کے باوجود عوام اور مزدوروں اور پولیس میں وسیع پیمانے پر فسادات ہوئے۔ امریکہ کی جانب سے مشرقی جرمنی کے مصیبت زدگان کو خوراک اور دوسری امداد کی پیشکش کی گئی۔ مگر روس نے اسے مسترد کر دیا۔ مشرقی جرمنی میں ان دنوں ڈیڑھ لاکھ روسی فوج موجود ہے۔ ایک لاکھ افراد پر مشتمل مقامی ملٹری پولیس اس کے علاوہ ہے۔ ملک کے تعلیمی نظام کو بھی اشتراکی خطوط پر مرتب کیا گیا ہے۔ اور مذہبی تعلیم کو نصاب سے یکسر خارج کر دیا گیا ہے۔

جہاں مغربی جرمنی دس سالہ تسلط سے آزاد ہوکر خود مختاری کی راہ پر گامزن ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ مشرقی جرمنی پر روسی تسلط و استبداد کبھی ختم بھی ہوگا کہ نہیں؟

(نوائے وقت ۷ مئی ۱۹۵۵ء)

عوامی لیگ کے کارکنوں سے سہروردی کی بات چیت

ڈھاکہ ۷ مئی۔ وزیر قانون جناب حسین شہید سہروردی نے مشرقی بنگال اسمبلی کے عوامی لیگی ممبروں اور نچلی کارکنوں سے بات چیت جاری رکھی۔ انہوں نے مولانا عبدالحمید بھاشانی سے بھی ملاقات کی۔ مولانا بھاشانی پبنہ کا دورہ کر کے کل ہی ڈھاکہ واپس پہنچ گئے ہیں۔

مری کے قریب سیب کے باغات

مری ۷ مئی۔ مری میں سیب کے باغات بنجر کا سے لگائے جا رہے ہیں اب تک اڑھائی سو ایکڑ زمین میں باغ لگائے جا چکے ہیں۔ حکومت کی سکیم کے مطابق ابھی مزید دو ہزار ایکڑ زمین میں سیب کے باغ لگائے جائیں گے۔

اس کام کو بسہولت سرانجام دینے کیلئے اس علاقے میں کئی نرسریاں قائم کر دی گئی ہیں۔ اندازہ ہے کہ مجموعی طور پر سیب کے ایک لاکھ درخت لگائے جائیں گے۔

آئزن ہاور کی فوجی مشیروں سے بات چیت

واشنگٹن ۷ مئی۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنے فوجی مشیروں سے بات چیت کی۔ ان مذاکرات میں وزیر دفاع چارلس ولسن جائنٹ چیف آف سٹاف کے چیئرمین اور نائب وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور بھی شریک ہوئے۔ اس اہم ملاقات میں دیگر امور کے علاوہ صلحنامہ آسٹریا کی بات چیت پر بھی جو آج کل وی آنا میں ہو رہی ہے۔ غور کیا گیا۔

صلحنامہ آسٹریا کے مذاکرات

وی آنا ۷ مئی۔ یہاں تین مغربی طاقتوں روس اور آسٹریا کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ابھی جاری ہے۔ کل سرکاری طور پر جو اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب تک جو مذاکرات ہوئے ہیں۔ ان میں کافی کامیابی ہوئی ہے۔ اور امید ہے کہ صلحنامہ مکمل کرنے کا کام جلد ختم ہو جائے گا۔ ان نمائندوں کا اجلاس آئندہ پیر کو پھر ہوگا۔